السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حکم ہے ان رسوم کا کہ نوشے کے گلے میں ہار ڈالا جاتا ہے اور نکاح کے بعد مصافحہ ہوتا ہے، نوشہ حاضرین مجلس کو سلام کرتا ہے ،اپنے خسر کے پاؤں کو بوسہ دیتا ہے اور شب زفاف کے بعد آرسی اور مصحف کی رسم کے بعد دولہا دلہن کے اقارب ایک دوسرے کے سامنے بیٹھتے ہیں ۔ ایک دوسرے کو رومالوں کا تحفہ دیتے ہیں اور دولہا اُٹھ کر ہر ایک کو سلام کرتا ہے اور جمعہ کے دن دولہا کو اپنی ساس کے پاس بلایا جاتا ہے ۔ اس رسم کو جمعگی کہتے ہیں، آیا یہ رسوم شریعت سے ثابت ہیں یا نہیں ان کا مرتکب سنی ہے یا بدعتی اور جو ان رسوم کو ادا نہ کرے، اس کو ''شریعت والا'' کا طعنہ دینا کیسا ہے، جواب فوراً عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ اور تین بہترین زمانوں میں ان رسوم کا نام و نشان نہ تھا۔ نکاح ہوتے تھے۔ خطبہ اور حق مہر ہوتا تھا، بحکم حدیث ''جو ہمارے دین میں نیا کام نکالے وہ مردود ہے'' یہ کام بھی مردود ہیں۔ تبع سنت کو ایسی بد رسموں سے پرہیز کرنا چاہیے کہ ان میں سے کوئی بھی شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ لوگوں کے طعن و تشنیع کے خوف سے خدا کی ناراضگی نہ لینا چاہیے۔ سلام اور مصافحہ ملاقات کے لیے تو مسنون ہے ۔ حاضرین مجلس کے لیے منع ہے اور پاؤں کو بوسہ دینا مشرکوں کی رسم ہے اور شرک ہے۔ واللہ اعلم۔ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد01